حجرِ اسود
فضائل و تاریخی پس منظر
تحقیق
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی
مرتبہ
اقبال احمد اختر القادری
مکتبہ اویسیہ رضویہ

التحریر المسجد فی تفصیل حجر الاسود

حجرِ اسود

(فضائل و تاریخی پس منظر)

از قلم

عمدۃ المفسرین استاذ العلماء فیضِ ملت

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

منجانب

الحاج امجد علی چشتی ایم اے

ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ پنجاب بہاولپور

مکتبہ اویسیہ رضویہ

سیرانی مسجد، سیرانی روڈ، بہاولپور

☆

الحمدلله رب العالمین خالق السمٰوٰت والارضین والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبینا و رسولنا رحمۃ للعالمین سید المرسلین و علیٰ الہ الطیبین واصحابہ الطاہرین اجمعین۔ آمین۔

حجر اسود کا لغوی معنیٰ "سیاہ پتھر" اور عرف شرع میں وہ پتھر مراد ہے جو مکہ معظمہ میں مسجد حرام (کعبہ شریف) کے شرقی دروازے کے قریب نصب ہے۔ اسے "رکن اسود" بھی کہا جاتا ہے۔ (قسطلانی شرح بخاری)

اس کا اندرونی فرش سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور اس پر بہترین ایرانی قالین بچھے ہوئے ہیں۔ چھت کے ساتھ سنہری اور نقرئی فانوس آویزاں ہیں۔ دیواروں پر کعبہ کی عمارتوں اور نقشوں کی تصویریں لگی ہیں۔ زائرین کو اس جگہ نوافل ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مشرقی جانب کونے میں دروازے کے قریب زمین سے پانچ فٹ بلند "حجر اسود" ہے جو تین بڑے

نام : حجر اسود (تاریخ کے آئینہ میں)

مصنف : شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

ترتیب و آرائش : ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

تصحیح : مولانا سرفراز احمد اختر القادری

صفحات : ۴۸

تعداد : ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

سن اشاعت : ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء

ناشر : مکتبہ اویسیہ رضویہ

ہدیہ : ۱۵/- روپیہ

برائے ایصال ثواب

الحاج لطیف احمد صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مہتمم مدرسہ اسلامیہ مسجد حیدری کاموںکے

○ مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی مسجد، سیرانی روڈ، بہاولپور

○ فیض رضا پبلی کیشنز R-31/17، گلبرگ کراچی

○ المختار پبلی کیشنز، دوسری منزل، جاپان منشن، رضا چوک (ریگل) صدر کراچی

☆

الحمدللہ رب العالمین خالق السموت والارضین والصلوٰۃ والسلام علی نبینا و رسولنا رحمۃ للعالمین سید المرسلین و علی الہ الطیبین واصحابہ الطاھرین اجمعین۔ آمین۔

حجر اسود کا لغوی معنی "سیاہ پتھر" اور عرف شرع میں وہ پتھر مراد ہے جو مکہ معظمہ میں مسجد حرام (کعبہ شریف) کے شرقی دروازے کے قریب نصب ہے۔ اسے "رکن اسود" بھی کہا جاتا ہے۔ (قسطلانی شرح بخاری)

اس کا اندرونی فرش سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور اس پر بہترین ایرانی قالین بچھے ہوئے ہیں۔ چھت کے ساتھ سنہری اور نقرئی فانوس آویزاں ہیں۔ دیواروں پر کعبہ کی عمارتوں اور نقشوں کی تصویریں لگی ہیں۔ زائرین کو اس جگہ نوافل ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ مشرقی جانب کونے میں دروازے کے قریب زمین سے پانچ فٹ بلند "حجر اسود" ہے جو تین بڑے

بڑے اور کئی مختلف سائز کے ٹکڑوں پر مشتمل ہے۔ چاندی کے ایک پیالے
میں ان ٹکڑوں کو نہایت خوب صورتی کے ساتھ جما کر کیا ہوا ہے۔ پتھر کی
سطح متواتر لمس اور ہونٹوں اور ہاتھوں کے متواتر لمس سے ملائم اور چمکیلی ہو
گئی ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ ہے اس میں جھک کر تقریباً چھ انچ منہ
اندر کر کے چومنا پڑتا ہے۔

حجر اسود کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ
السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت جب اس جگہ پہنچے جہاں اس وقت حجر اسود
نصب ہے تو انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا کہ وہ ایک پتھر
لائیں جو اس جگہ پر نصب کیا جائے تاکہ طواف کعبہ کے وقت ہر زائر اپنے
چکر گن سکے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر کی تلاش میں نکلے۔ اتنے میں
حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور یہ پتھر پیش کیا جو طوفان نوح
(علیہ السلام) کے وقت جبل ابو قیس میں بطور امانت رکھ دیا گیا تھا چنانچہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پتھر کو اس جگہ نصب کر دیا۔

حجر اسود کی تنصیب نو

☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد شباب میں ایک عورت
لوبان و عنبر جلا رہی تھی کہ غلاف کعبہ کو آگ لگ گئی جس سے عمارت کو شدید
نقصان پہنچا۔ چنانچہ سرداران قریش نے اس کی تعمیر نو کا بیڑا اٹھایا۔ تمام

قبائل عرب اس کار خیر میں شریک ہوئے۔ حجر اسود کی تنصیب پر تمام قبائل
میں تکرار ہو گئی، قریب تھا کہ تلوار چل جائے "بڑے بوڑھوں نے معاملہ
رفع دفع کرا دیا اور اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا کہ جو شخص سویرے خانہ کعبہ میں
داخل ہو گا وہی اس پتھر کی تنصیب کا مستحق ہو گا۔ دوسرے دن صبح سویرے
سرداران قریش کعبہ میں داخل ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ دیانت
واخلاص کے پیکر محمد مصطفےٰ ﷺ وہاں موجود ہیں۔ انہوں نے بڑے فخر کے
ساتھ آپ (ﷺ) کو پتھر اٹھا کر رکھنے کی دعوت دی۔ لاکھ لاکھ درود و سلام
ہو اس پیغمبر اعظم (ﷺ) پر کہ جس نے عقل مندی کا ایسا ثبوت دیا کہ
بزرگ اور بوڑھے دنگ رہ گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک اپنے
کندھے مبارک سے اتار دی اور زمین پر بچھا کر اس پر پتھر اٹھا کر رکھ دیا اور
سرداران قریش سے فرمایا کہ آپ اس چادر کے کونے تھام لیں اور پتھر کی
تنصیب کی سعادت میں میرے ساتھ شریک ہو جائیں۔ چنانچہ سب
سرداران قریش نے اس چادر کے کونے تھام لئے اور پتھر کو اٹھا کر اس جگہ
پر لے گئے جہاں اس کو نصب کرنا مقصود تھا۔ حضرت محمد ﷺ نے پتھر کو
چادر سے اٹھا کر دیوار پر اس کی مخصوص جگہ پر رکھ دیا۔

عظمت کی وجہ

☆

مسلمانوں کے نزدیک سیاہ پتھر کا یہ ٹکڑا صرف اس لئے مبدا فیوض و

برکات نہیں کہ اسے جنت الفردوس سے لایا گیا تھا بلکہ اس لئے بھی کہ اسے
ہادئ اکبر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے دست مطہرہ کے لمس کا شرف حاصل
ہے۔ اور یہ اس کے اسی درود و سلام کی برکت ہے جو اس بارگاہ میں عرض کئے
اور اس عشق کا صلہ ہے جو اس نے دایہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آگے بڑھ کر آپ کو چوم لیا۔ تفصیل آگے ملاحظہ
ہوگی۔

کعبتہ اللہ کے گرد طواف حجر اسود سے شروع کیا جاتا ہے اور اسی پر
ایک چکر مکمل ہوتا ہے۔ کعبتہ اللہ کے جنوب مشرقی گوشہ کی دیوار میں تقریبا
چار فٹ کی بلندی پر ایک قدیم مقدس پتھر نصب ہے جس کے گرد چاندی کا
چوکٹا ہے۔ یہی حجر اسود کہلاتا ہے۔ زائر کے لئے حجر اسود طواف کی ابتدائی
نشانی ہے۔

رات کے وقت حجر اسود کے بالمقابل باب عبد العزیز کے مشرقی
جانب سبز ٹیوب بتاتی ہے کہ یہاں طواف کا آغاز ہو۔ دن ہو یا رات نیچے
دیکھیں تو سیاہ پتھر کی لکیر سیدھی حجر اسود کی طرف کھنچی ہوئی ہے۔ اسی سیاہ
لکیر سے طواف شروع کریں۔ تیسری علامت یہ بھی ہے کہ سیاہ لکیر کے
دونوں کناروں پر ربڑ لگا ہوا ہے۔ وہ پاؤں کو بتائے گا کہ طواف یہاں سے
شروع کرنا ہے۔

احادیث مبارک

☆

(۱) عن وھب بن منبه فانه قال کان لولوة بیضاء فسوده المشرکون. (حیٰوۃ الحیوان للدمیری ص ۲۷۴، ج ۲)

وہب بن منبہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حجر اسود سفید موتی تھا۔
اسے مشرکین نے سیاہ کر دیا۔

(۲) عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نزول الحجر الاسود من الجنة و هوبیاضا من اللبن فسوده خطایا بنی ادم

(رواہ احمد و الترمذی و قال هذا احسن صحیح)

حضور پاک ﷺ نے فرمایا "حجر اسود بہشت سے آیا ہے" دودھ سے
زیادہ سفید تھا۔ بنو آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ بنا دیا ہے۔

(۲) ورواه احمد عن انس هکذا

ترجمہ: اور امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
ایسے ہی روایت کیا ہے۔

(۳) والنسائی عن ابن عباس! الحجر الاسود من الجنته.

اور امام نسائی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
"حجر اسود" جنت سے لایا گیا ہے۔

(٤) وفی روایة میمونة عن انس الحجر الاسود من حجارة ______ الجنه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔

(٥) وفی روایة احمد بن عدی و البیهقی عن ابن عباس الحجرة الاسود من الجنة کان اشد بیاضا من اللبن حتی سودته خطایا اهل الشرک

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حجر اسود دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا اور بہشت سے لایا گیا۔ اسے اہل شرک کے معاصی نے سیاہ کر دیا ہے۔

(٦) وفی الطبرانی روایة عنه الحجر الاسود من حجارة الجنة وما فی الارض من الجنة غیره' و کان ابیض کالساة ولولا مسبه من رجس اهل الجاهلیة ما مسه ذوعاهة الابری

حجر اسود بہشت کے پتھروں سے ہے۔ زمین پر بہشتی پتھروں میں ت سرف یہی ہے۔ یہ سفید تھا۔ سفید جنگلی گائے کی طرح۔ اگر اسے جاہلیت نہ چھوتے اور نور سے مشرق و مغرب تاباں ہوتے۔ اگر اس سے جاہلیت کے گناہ مس نہ کرتے جو آفت اور بیماری والا اسے مس کرتا وہ تندرست ہو جاتا۔

(٧) عن ابن عمر رضی الله عنهما قال رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم ان الرکن والمقام یاقونان من یاقوت الجنة طمس الله نورهما الاصناء بین المشرق والمغرب

(رواه الترمذی)

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یاقوتی پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو چھپا لیا ہے ورنہ ان کے نور سے مشرق اور مغرب تاباں ہوتے۔

(٨) جب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

انی لا علم انک حجر لا تنفع ولا تضرو لو انی رایت رسول اللهؐ یقبلک ما قلبتک

تو ایک پتھر ہے نہ ہی نفع دیتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتا نہ دیکھتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔ یہ جملہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ رضی الہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بلیٰ یا امیرالمومنین یضر وینفع ولو علمت تاویل ذالک من کتاب الله لقلت کما اقول واذا اخذ ربک من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم واشهد هم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی فلما اقروا انه الرب عزوجل وانهم البعید کتب میثارهم فی رق القم فی هذا الحجر وانه یبعث یو القیامة

ولہ عینان ولسان وشفتان یشھدلمن وافاہ فھوامین اللہ فی ھذا الکتب وقال عمر رضی اللہ عنہ لاابقانی اللہ بارض لیست بھا ایا الجن

(رواہ الحاکم)

اے امیر المومنین! یہ نفع اور نقصان دیتا ہے۔ اگر میری طرح اس آیت واذا اخذ ربك الخ کی تفسیر آپ کو معلوم ہوتی تو آپ میری طرح فرماتے کہ یہ نفع اور نقصان دیتا ہے کہ یہ اس لئے کہ روز میثاق جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے میثاق لیا تو اس عہد نامہ کو اسی پتھر حجر اسود کے منہ میں ڈالا جب یہ قیامت میں اٹھایا جائے گا تو اس کی آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔ ان لوگوں کے لئے گواہی دے گا جو اپنے عہد پر قائم رہے۔ یہ حجر اسود اپنے اس عہد نامہ میں اللہ تعالیٰ کا امین ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے علی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھے اللہ تعالیٰ اس زمین پر باقی نہ رکھے جہاں تم موجود نہ ہو۔

ایک روایت میں ہے "لا خیر فی عیش قوم لست فیھم یا ابا الحسن وھو فی روایۃ لا احیانی اللہ بعضلۃ لا یکون فبھا ابی ابی طالب فیھا و فی اخری للارزقی اعوذ باللہ ان اعیش فی قوم لست فیھم یا ابا الحسن۔

ان روایات میں جہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا پہلو ہے وہاں یہ بات بھی روز روشن سے بھی زیادہ ترین روشن ہے کہ ان کے

آپس میں کیسے تعلقات محبت اور پیار کے تھے لیکن افسوس کہ شیعوں نے ایک پہلو ہی اختیار کیا مگر دوسرا پہلو ترک کر دیا ہے ویسے عرف میں ایسے کلمات متکلم اپنی خفت کے لئے نہیں بلکہ تواضعا اور دوسرے کے ساتھ محبت و عقیدت کے اظہار کے لئے بولتا ہے۔

(۹) ابن خزیمۃ نص فی صحیحہ نزل الحجر الاسود من الجنتہ الا انہ قال اشد بیاضا من الثلج

حجر اسود جنت سے اترا ہے ہاں! یہ برف سے بھی بہت زیادہ سفید تھا۔

(۱۰) رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر باسنادہ حسن ولفظ قال الحجر الاسود من حجارۃ۔

حجر اسود پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

(۱۱) وفی روایۃ ابن خزیمۃ قال الحجرالاسود یاقوت بیضۃ من یواقیت الجنۃ الخ۔

حجر اسود جنت کے سفید یاقوتوں میں سے ایک سفید یاقوت ہے۔

(۱۲) عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال نزل الرکن الاسود من السماء فوضع علی ابی قبیس کانہ بیضاء فمکث اربعین سنۃ ثم وضع علیٰ قواعد ابراھیم رواہ الطبرانی فی الکبیر موقوفا باسناد۔

"رکن اسود" یعنی حجر اسود آسمان سے نازل ہوا۔ گویا وہ سفید بلور تھا۔

اسے چالیس سال ابو قبیس کی پہاڑی پر رکھا گیا۔ پھر اسے اتار کر "قواعد ابراھیم" پر رکھا گیا۔

(۱۳) عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالی علیه واله وسلم قال الرکن و المقام یاقوتان من یواقیت الجنة قال الحاکم صحیح الاسناد

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رکن اور مقام دونوں یواقیت جنت سے ہیں۔ حاکم نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔

(۱٤) وهکذا اخرج البیهقی بسند علیٰ شرط مسلم

ایسے ہی حضرت امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے اسے حضرت امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ کی شرط پر روایت کیا ہے۔

(۱۵) والطبرانی عن عآئشة رضی الله تعالیٰ عنهما استمعوا من هذا الحجرالاسود قبل ان یرفع فانه حزج من الجنة وانه لاینبغی لشیء خرج من الجنة ان لایرجع الیها قبل یوم القیامة

حجر اسود سے نفع اٹھالو اس سے قبل کہ اسے اٹھالیا جائے یہ جنت سے لایا گیا ہے اور جو شے بہشت سے دنیا میں لائی گئی ہے وہ قیامت سے پہلے واپس نہیں ہوگی۔

(۱٦) فی روایة الجندی عن مجاهد الرکن من الجنة ولولالم یکن منها لفنیٰ

رکن جنت سے ہے۔ ورنہ یہ فنا ہو جاتا۔

(۱۷) عن سعید بن المسیب الرکن والمقام حجران من حجارة الجنة (عینی شرح بخاری، ص ۲٤۲، جلد ۹)

رکن اور مقام دونوں جنت کے پتھر ہیں۔

اسی طرح متعدد میں ثابت ہے کہ حجر اسود بہشتی پتھر ہے۔ جب روایات صحیحہ میں یہ مسئلہ موجود ہے۔ پھر تفاسیر کی نقل کی کیا ضرورت ہے۔ نیز جب نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصریحات اور ارشادات موجود ہیں تو پھر عقلیات کی طلب کیوں؟

کرامات حجر اسود

☆

مجدد وقت حضرت علامہ سلطان ملا علی قاری امام حنفیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرقات جلد ۳، صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں "ومما یؤید کون الرکن من الجنة لما احزجته الکفرة القرامطة بعد ان غلبوا المکة حتی ملئوا السمجد و زمزم من القتلیٰ و ضرب الحجر بلفهم بربوس قال الیٰ کم نعبث من دون الله ذهبوا به الیٰ بدرهم نکایة للمسلمین فمکث عندهم بعضاً و عشرین سنة ثم لما صولحوا بمال علیٰ رده قالوا انه اختلط بین حجارة عندنا و تمیزه من غیره فان کانت لکم حلامة تمیزه فاتوا بها و میزه فسئل اهل العلم من علامة تمیزه فقالوا ان النار لاتؤ

ثرفيه' لانه من الجنة نذكروا لهم ذالك فامتحنوا وصار كد
حجر يلقونه فى النار علىٰ ادنىٰ تاثير فعلموا انه هو فرده كذا
فى العينى شرح بخارى

حجر اسود کے بہشتی ہونے کے دلائل عقلی میں سے ایک دلیل
یہ ہے کہ قرامطہ کفار جب مکہ معظمہ پر غلبہ پا گئے' توانہوں نے مسجد حرام
میں شہیدوں کا ڈھیر لگا دیا اور چاہ زمزم کو خون سے بھر دیا۔ ایک بدبخت نے
حجر اسود کو کدال مار کر کہا کہ تو اللہ تعالیٰ کے سواء کب تک پرستش کیا جائے
گا۔ پھر اسی حجر اسود کو مسلمانوں کے رسواء کرنے کے لئے اکھیڑ کر ساتھ
لے گئے۔ کئی عرصہ تک حجر اسود ان کے پاس رہا (بیس تیئیس سال کے عرصہ
تک) اس کے بعد اہل اسلام سے ان کی مصالحت ہو گئی تو مسلمانوں نے
حجر اسود کو واپس لے جانے کا مطالبہ کیا۔ اور اس کے عوض زر کثیر بھی دینا
قبول کیا لیکن انہوں نے یہ عذر کیا کہ اب وہ پتھر ہمارے عام پتھروں میں مختلط
ہو گیا ہے۔ ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ تمہارا حجر اسود کون سا ہے۔ اگر تمہیں کوئی
نشانی معلوم ہے تو چل کر ہمارے پتھروں سے اٹھالو۔ عوام اہل اسلام نے
علماء کرام سے سوال کیا تو علمائے کرام رحمہم اللہ علیہ نے فرمایا چونکہ حجر اسود
بہشتی پتھر ہے اس لئے اس پر آگ کا اثر نہیں ہو گا۔ لہذا تمام پتھروں کو
آگ میں پھینک دو۔ وہ تمام پتھر جل جائیں گے اور حجر اسود باقی رہ جائے گا۔
کفار بھی اس بات کو مان گئے۔ چنانچہ ان سب کو آگ میں پھینکا گیا۔ جونہی
ان کا کوئی پتھر آگ میں جاتا فوراً ٹکڑے ہو جاتا لیکن حجر اسود کو آگ میں پھینکا

گیا تو اس پر معمولی طور پر بھی آگ کا اثر نہ ہوا اور اسے مسلمانوں نے اٹھا لیا اور
واپس مکہ معظمہ میں لے آئے۔

موصوف الصدر حضرت علامہ ملاء علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ بہشتی ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ "ومن العجب
انه فى الذهاب مات تحته من شد ثقله اهل كثيرة و فى العود
حمله جمل اجرب الى مكته لمه يتاثربه

(مرقات جلد ۳' ص ۲۱۰)

بڑی تعجب خیز بات یہ ہے کہ جب کفار (قرابطہ) حجر اسود کو اٹھا کر
لے جانے لگے تو ان کے منزل مقصود تک کئی اونٹ حجر اسود کے بوجھ کی
تاب نہ لا کر مر گئے لیکن مسلمان اسے واپس مکہ کو لائے تو ایک معمولی سے
اونٹ پر اسے رکھا گیا تو اسے معمولی سے معمولی تکلیف بھی نہ ہوئی۔

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح بخاری صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ :
ابو طاہر قرامطی کو بدگمانی تھی کہ حجر اسود بنی آدم کا مقناطیس ہے
اسی لئے عالم دنیا سے اس کی طرف آئے ہیں۔ اس نے مکہ شریف پر حملہ کیا
اور دروازہ توڑ کر اپنے ایک ساتھی کو بیت اللہ کی چھت پر چڑھایا تاکہ میزاب
اقدس توڑ ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے وہیں ہلاک کر دیا کہ سر کے بل گرا
اور سیدھا جہنم میں پہنچا۔ اس کے بعد اس نے مکہ معظمہ کا تمام سامان اٹھا لیا اور
حاجیوں کو قتل کر کے زمزم میں پھینک دیا۔ جب حجر اسود کو اٹھا کر کوفہ لے
جانے لگا تو کوفہ کے پہنچنے تک حجر اسود کے بوجھ سے چالیس آدمی فنا ہوئے۔

اس بدبخت نے جامع مسجد کوفہ کے ساتویں ستون پر غربی جانب حجر اسود کو
لٹکایا۔ اس گمان پر کہ اب حج یہاں ادا ہوگا لیکن اس کا خیال غلط ثابت ہوا۔ ابن
ماجہ فرماتے ہیں کہ حجر اسود ۳۱۷ھ میں مکہ معظمہ سے اٹھایا گیا۔ گویا قرامطہ
کے ہاں بتیس ۳۲ سال ایک ماہ کم رہا۔ پھر ۵ ذی الحج ۳۳۹ھ کو واپس لوٹایا
گیا۔ (عباسی بادشاہ کے حکم سے واپس ہوا۔ جس نے اس کو لوٹانے پر قرامطہ
کو پچاس ہزار دینار پیش کئے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے پس و پیش کیا باوجود اس
کے انہیں واپس لوٹانا پڑا۔

کہتے ہیں کہ یہ قرامطہ نے خلیفہ مقتدر باللہ کے ہاں تیس ہزار دینار
میں بیچ ڈالا تھا۔ اس کو جب مکہ معظمہ لوٹایا گیا تو ایک کمزور اونٹ پر رکھا گیا۔ وہ
حجر اسود کی برکت سے مکہ معظمہ تک نہایت حسین و جمیل اور موٹا ہو گیا۔

حجر اسود کا بہشت سے دنیا میں آنا نئی بات نہیں ہے بہت سی اشیاء
اللہ تعالیٰ نے بہشت سے دنیا میں بھیجیں۔

(۱) کعبہ معظمہ کے ابواب (۲) عصائے کلیم (۳) حضرت اسماعیل علیہ
السلام کا دنبہ (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جبہ (۵) سکینہ تابوتی (کما
قال اللہ تعالی فیہ سکینۃ من ربکم۔ پارہ نمبر ۲)

☆ عن ابن عباس ھی طشت من ذھب من الجنۃ کان
یغسل فیہ قلوب الانبیاء (تفسیر مظہری صفحہ ۳۲۲، ج ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ بہشتی سونے
کا تھال ہے اس سے انبیاء علیہم السلام کے قلوب دھوئے جاتے ہیں۔

(۶) من وسلویٰ۔ قال اللہ تعالیٰ و انزلنا علیھم المن
والسلویٰ

اور ہم نے ان کے اوپر من اور سلویٰ نازل کیا۔

(۷) بعض روایات میں بیت المعمور بیت اللہ کے نام پر رکھا گیا۔ جبکہ آدم
علیہ السلام زمین پر تشریف لائے پھر وہ عمارت طوفان نوح (علیہ السلام)
کے وقت اٹھالی گئی۔

(۸) مقام ابراہیم (علیہ السلام) جس کی تصریحات بیان کردہ احادیث
میں گزری ہیں۔

(۹) نزول مائدہ بعیسی علیہ السلام قال تعلیٰ حکایۃ عنہ انزل
علینا مائدۃ من السماء

(روح البیان ص ۶۰۹، پ ۷) میں ہے:

فنزلت سفرۃ حمرآء بین غمامتین دھم ینظرون حتیٰ
سقطت بین ابراھیم الخ

(۱۰) تابوت سکینہ کما امرو قال سید العلامہ محمود اللہ
آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ روح المعانی فقال الباب
الاخبار فھو صندوق انزلہ اللہ تعالی علی ادم فیہ تماثیل
الانبیآء جمیعھم الخ (پارہ ۲، ص ۱۴۵)

اس میں لاکھ یا دو لاکھ (علیٰ اختلاف الروایتین) چوبیس ہزار پیغمبران
عظام علیہم السلام کی تصویریں علیحدہ علیحدہ شمار کی جائیں تو گنتی حساب سے

بہت زیادہ ہو جائے گی۔

(۱۱) تورات مع صندوق از آسمان الخ

وقال العلامة المذكور مرحوم مغفور و اقرب الاقوال

التى رايتها انه صندوق التوراة الخ (پارہ ۲' ص ۱۲٦)

ان سب جو جمع کروں تو علیحدہ ایک رسالہ تیار ہوتا ہے۔

☆ ☆

فوائد الروایات المذکورہ

☆

ذیل میں ہم احادیث مذکورہ سے چند فوائد پیش کرتے ہیں تاکہ قارئین دور حاضرہ کے بد مذاہب کی بد عقیدگی سے بچ کر اپنے مسلک حق مذہب مہذب اہل سنت پر ثابت قدم رہ سکیں۔

(۱) ---- بہشت کی جملہ اشیاء نور ہیں لیکن وہ اشیاء جب عالم دنیا میں ہوں تو ان کا ان دنیوی اشیاء کے ہم شکل ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی خدا کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم بالا میں نور تھے۔ جب ہم میں آئے تو ہمارے ہم شکل ہو کر' تو جس طرح حجر اسود کی حقیقت نوری اور شکل پتھری کا منکر گمراہ ہے ایسے ہی کروڑوں درجہ بڑھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نوری ہے اور شکل بشری کا منکر گمراہ ہے اور بدترین گمراہ ہے۔

(۲) ---- گناہوں کی نحوست نعمت خداوندی کے اٹھ جانے یا کم از کم اصلی صورت سے چھپ جانے کا سبب بنتی ہے اسی لئے ہر شخص گناہ کے

ارتکاب پر یقین کر لے کہ گناہ کا ارتکاب مہنگا سودا ہے کہ اخروی سزا کے علاوہ دنیا میں بھی نقصان اور سراسر نقصان اور گھاٹے اور خسارے کا سودا ہے۔

(۳) ---- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ "اے حجر اسود تو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان۔" پڑھ کر مخالفین عوام کو گمراہ کرنے اور انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے لئے نفع و نقصان کی نسبت سے شرک کے فتوے جڑنے میں خوب فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن انہیں یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ ادھوری حدیث پڑھنا اور عمداً اس کے بعد کا مضمون کھا جانا یہودیوں کی برادری میں داخل ہونے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے بار بار وعید شدید سنائی ہے۔

ان الذين يكتمون ما انزل الله الخ

اسی لئے اہل سنت پر لازم ہے کہ مخالفین کی پیش کردہ آیات و احادیث یا کوئی اور حوالہ ہو' اصل کو سامنے لانے کا مطالبہ کریں۔ اس کے بعد پھر سیاق و سباق پر نظر ڈالیں ورنہ اس مضمون کو کسی دوسرے مقام پر دیکھیں کیونکہ مخالفین ہمیشہ دھوکہ دیتے ہیں جیسے یہاں ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تو نقل کر دیا لیکن حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے قول کر چھوڑ دیا اور یہ ان کی پرانی عادت ہے۔ تفصیل فقیر نے "القول الجلى فى مسلك شاه ولى" میں لکھ دی ہے۔

اعتراضات و جوابات

☆

لا تضرو ولا تنفع کے جولباب

ذیل میں ہم ان محدثین کے اقوال پیش کرتے ہیں جن کی زندگی خدمت حدیث میں گزری ہے۔

☆----مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا (نفع و نقصان نہ دینے کے متعلق) حجر اسود سے یہ خطاب اس بناء پر ہے کہ ان لوگوں کو دھوکا نہ ہو جو پتھروں کی پوجا کرتے تھے اور بالذات ان سے نفع و نقصان کا عقیدہ رکھتے تھے پس آپ نے واضح فرمادیا کہ حجر اسود بالذات نفع و نقصان نہیں دے سکتا اگرچہ تعمیل حکم اور اس کی جزا میں نفع ہے پھر خود فرمایا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ اپنی طرف سے وہ کام کرتے ہیں جس پر اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری مگر مسلمان کعبہ شریف حاضر ہوتے ہیں تو اللہ کے حکم کے تحت اور حجر اسود کو چومتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں۔ (جامع اللطیف صفحہ ۲۲) اسی کے صفحہ ۲۳ میں مولانا علامہ جمال الدین محمد جار اللہ رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ قال بعض الفضلاء الا باذن اللہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا کہ اے حجر اسود اللہ تعالیٰ کے اذن کے سوا کوئی نفع نقصان نہیں دے سکتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرح مشکوٰۃ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل کیا نیز فرمایا کہ حجر اسود اپنی دونوں آنکھوں سے بوسہ دینے والوں کو دیکھتا اور پہچانتا ہے اور زبان رکھتا ہے جس سے بولے گا اور گواہی دے گا اور جو اسے ایمان و صدق و یقین کے ساتھ بوسہ دے گا اس کا حافظ و نگہبان ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات صفحہ ۳۵۵، ج۲)

اعتراض:----- سیدنا عمر اور سیدنا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے دو قولوں میں تعارض ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

جواب:----- باعتبار صورت کے تعارض ہے کیونکہ "لا تضر ولا تنفع صراحۃ یضر و ینفع" کے معارض ہے لیکن باعتبار حقیقت کے کچھ تعارض نہیں۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ حجر اسود اذن الٰہی کے بغیر نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر۔ کیونکہ وہ معبود نہیں۔ انہوں نے باذنہ تعالیٰ نفع دینے ضرر پہنچانے کا انکار نہیں کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ باذنہ تعالیٰ نفع بھی دیتا ہے اور ضرر بھی۔ کیونکہ معبود برحق نے اسے نفع دینے اور ضرر پہنچانے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ تو انہوں نے بدون اذن الٰہی نفع و ضرر کو ثابت نہیں کیا لہذا دونوں قول من حیث المعنی متحد ہیں۔

اعتراض:----- محقق ابن الہمام علیہ الرحمۃ نے حدیث حاکم کو باطل قرار دیا

ہے وہ فرماتے ہیں "ان صح ککم ببطلان حدیث الحاکم (فتح القدیر صفحہ ۳۵۴، ج ۲)

جواب : ----- معترض نے حضرت محقق کی تحقیق نہیں سمجھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ جو الفاظ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حدیث بخاری میں وارد ہیں کہ "انک حجر لا تضر ولا تنفع" ان الفاظ کو ابن ابی شیبہ نے حضور اقدس سید عالم صلی الہ علیہ وسلم کی طرف بھی منسوب کیا ہے۔ تو محقق ابن ہمام نے اولاً یہ نسبت اور اسکی سند صحیح تسلیم نہیں کی۔ ثانیاً اگر سند صحیح تسلیم کی جائے تو اس صورت مفروضہ میں حاکم کی روایت باطل مانی جائے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ایسے الفاظ استعمال کر سکتے ہیں جو ان کے کلام سے صورۃ متعارض ہوں مگر پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کوئی مسلمان ایسے الفاظ نہیں بول سکتا کیونکہ :

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

ثابت ہوا کہ محقق ابن الہمام نے حجر اسود کو بر معنے مذکور نافع وضار کہنے کا انکار نہیں کیا بلکہ وہ معارضہ صوری کا انکار فرماتے ہیں۔ نیز واضح ہو کہ ابن ابی شیبہ کی روایت کو صحیح فرض کرنے کے بعد حاکم کی روایت کو اس وقت باطل کہا جائے گا جبکہ یہ یقین کرایا جائے کہ روایت ابن ابی شیبہ کے الفاظ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا علی ابن ابی طالب نے بھی سنے

تھے۔ ورنہ صحیح معنے ادا کرنے کے لئے درج بالا الفاظ کو خلاف ادب نہیں کہا جا سکتا کیونکہ دونوں مواقع الگ الگ ہیں۔

اعتراض : ------ اشعۃ اللمعات کے حاشیہ میں اس روایت کو موضوع کہا ہے۔

جواب : ----- محشی نے موضوع ہونے کا صرف دعویٰ کیا ہے جو کہ باطل محض ہے اس نے دلیل کوئی نہیں دی۔ محشی کا موضوع کہنا حجت نہیں جبکہ مضمون حدیث موید بہ دیگر صحیح حدیث ہے۔ اور محشی امیر علی عام آدمی تھا علماء معتمدین میں سے نہیں تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ابن تیمیہ کی برادری میں سے تھا جن کا کام یہی ہے کہ صحیح روایات کو ضعیف یا موضوع کہنا اور مؤرخین سے مخفی نہیں کہ امیر علی محشی اشعۃ اللمعات عملی وہابی تھا اور ابن تیمیہ کا پیروکار، اسی لئے اس کا حدیث کو موضوع کہنا غیر معتبر ہے۔

اعتراض : ----- ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کی روایت ساقط ہے۔

جواب : ----- حافظ ذہبی نے حاکم کی روایت کو ساقط نہیں کہا بلکہ اس کے راوی ابو ہارون کو ساقط لکھا ہے ان کی عبارت یہ ہے قلت ابو ہارون ساقط (تلخیص الاذہبی بذیل المستدرک للحاکم صفحہ ۴۵۷، ج ۱) اور راوی کا ساقط ہونا حدیث کے ساقط ہونے کو مستلزم نہیں ہوا کرتا۔ جس طرح سند کا صحیح نہ ہونا اور اس کے راوی کا ضعیف ہونے کے مستلزم نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اہل علم و خادم حدیث پر بخوبی روشن ہے۔ ابو ہارون اگرچہ ساقط ہے مگر متن حدیث نہ ساقط ہے نہ ضعیف بلکہ بالکل درست ہے اور ان صحیح حدیثوں سے

موید ہے جو فقیر نے اسناد صحیح ابتدا میں لکھی ہیں۔ مثلاً سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود جنت سے اترا ہے دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ فسودته خطايا بنی آدم۔ اسے اولاد آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷) ملا علی القاری علیہ الرحمتہ نے اس کی شرح میں لکھا ہے مکفر للخطايا محاء للذنوب یعنی حجر اسود خطاؤں کو گراتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے۔ (مرقاۃ صفحہ ۳۱۹، ج ۵) نیز فرمایا ان مسحهما كفارته للخطايا۔ رکن یمانی اور رکن اسود کو چھونا گناہوں کو گرا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷) اللہ کی قسم بروز حشر اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح ظاہر فرمائے گا کہ اس کی آنکھیں بھی ہوں گی اور زبان بھی۔ يشهد على من استمه بالحق۔ جس نے ایمان ویقین کے ساتھ اس کو چوما اس کے حق میں گواہی دے گا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷ مستدرک للحاکم صفحہ ۴۵۷، جلد ۱)

مزید وضاحت وصراحت کے ساتھ فرمایا "اس پتھر کو اچھا گواہ بناؤ۔ پس تحقیق قیامت کے دن یہ شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول ہو گی۔ اس کی زبان اور ہونٹ ہوں گے اور بوسہ دینے والے کی گواہی دے گا۔" (جامع صغیر امام سیوطی، صفحہ ۴۳) مذکورہ احادیث مبارکہ سے روایت حاکم کے مضمون و متن کی توثیق و تقویت اور شیر خدا کے بیان کی تائید مزید ہو گئی کہ حجر اسود متفقہ مسلمہ و حلفیہ طور پر بہر حال گواہی دے گا اور شفاعت فرمائے گا اور ظاہر ہے کہ جس کے حق میں گواہی دے گا اس کو نفع دے گا۔

جس کی گواہی نہ دے گا اس کو ضرر ہو گا۔ اور اس مضمون پر مذکورہ تمام احادیث شاہد ہیں۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ بتفصیل مذکورہ حجر اسود کا نفع وضار ہونا صحیح ہے اور ابو ہارون راوی کا سقوط متن حدیث کی صحت پر اثر انداز نہیں ہے۔

اعتراض: ----- مرفوع حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہی فرمایا، تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ دے سکتا ہے نہ فائدہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کہا، اخرجہ ابن ابی شیبہ۔

جواب: ----- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی جو وضاحت اوپر ہو چکی ہے وہی وضاحت ابن ابی شیبہ کی دونوں روایتوں کے لئے بھی کافی ہے کہ نفی بطور معبود نفع و نقصان کی ہے۔ باذن الٰہی کی نہیں ہے۔ باذن الٰہی و بفرمان مصطفائی بروز محشر حجر اسود کی شہادت و شفاعت ہو گی اور اس سے نفع پہنچے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حجر اسود سے خطاب کو سن کر اسی بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت فرمائی اور اسی سے احادیث میں تطبیق ہوتی ہے۔ ورنہ باقی احادیث مبارکہ کا انکار لازم آتا ہے۔ جو کسی اہل ایمان واہل علم کی شایان شان نہیں کہ محض اپنے مقصد کے لئے ایک سند ضعیف کی بناء پر دوسری صحیح سند کی روایات کو ٹھکرا دے جیسا کہ یہ عام بیماری مخالفین میں پائی جاتی ہے۔

مخالفین اپنے مقصد کے لئے یکطرفہ فیصلہ کرتے ہیں۔ فاروق

اعظم رضی اللہ عنہ کے حجر اسود میں لا تضر و لا تنفع کو دیکھا لیکن مقام
ابراھیم والی حدیث پر نظر نہ گئی جبکہ وہ بھی ایک پتھر ہے۔ مقام ابراھیم بھی تو
ایک پتھر ہے۔ اس کی تعظیم میں بھی نفع وضرر کا پہلو موجود ہے۔ اس کی تعظیم
کے وقت یہ نفع وضرر والی بات سے صرف نظر کیوں ہے حالانکہ وہ بھی پتھر
ہے اور حجر اسود بھی یہاں اعتراض کیوں اور وہاں خاموشی کیوں ؟

مخالفین اپنی عادت کی مجبوری پر جہاں بھی لا یضرو لا ینفع
دیکھتے ہیں فوراً فتویٰ جڑ دیتے ہیں کہ دیکھو نفع وضرر صرف اور صرف اللہ
کے ہاتھ میں ہے ان کا یہ فتویٰ نبوت تک پہنچا' آیات میں۔ عدم ضرر نفع
والی پڑھ کر عام کر دیا کہ نبی علیہ اسلام کسی کو نفع دے سکتے ہیں نہ
نقصان۔ حالانکہ ان بد قسمتوں کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ دولت اسلام سے کس نے
نوازا اور اسلام کی دولت سے نواز کر دوزخ سے کس نے بچاکر اور دولت اسلام
کے فیوض و برکات کو بہشت کی نعمتیں کس کے صدقے نصیب ہوں
گی۔ لیکن یہ بد قسمت احسان فراموش ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس
سرہ نے کیا خوب فرمایا:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

اور فرمایا کہ ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی عشق کے بدلے عداوت کیجئے۔

قرآنی آیات ہوں یا احادیث مبارکہ یا اقوال علمائے امت جہاں نفع و
ضرر کی نفی ہو وہاں ذاتی اور باستقلال نفع وضرر مراد ہوتا ہے۔ ہاں عطائی اور

باذن اللہ تعالیٰ نہ صرف نفع وضرر بلکہ ہر کمال وغیرہ محبوبان خدا بالخصوص نبی
پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہ ماننا بے دینی اور گمراہی ہے۔ چنانچہ علامہ عارف
صاوی رحمتہ اللہ شرح جلالین میں لکھتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہماری
اس تفصیل و تحقیق اور مذکورہ دلائل سے واضح ہو گیا کہ حجر اسود پتھر ہونے
کے باوجود بفضلہ تعالیٰ نافع وضار بھی ہے۔ بوسہ دینے والوں کو پہچانتا بھی ہے۔
مومن و منافق اور اہل حق و اہل باطل کو جانتا بھی ہے اور قیامت کے دن شاہد
و شفیع اور حافظ و نگہبان بھی ہوگا۔ جب ایک پتھر کے لئے یہ سب کچھ ثابت
ہے تو اشرف المخلوقات و محبوبان خدا کا اپنے مریدین و متعلقین اور حضرات
انبیاء علیہم السلام کا اپنے امتیوں کو جاننا پہچاننا اور نفع و فیض پہنچانا کیا بعید و دشوار
ہے۔ کتنے بدبخت ہیں وہ لوگ جن کا یہ عقیدہ باطلہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو بھی نفع و نقصان کی طاقت نہیں دی گئی "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"۔

☆

حجر اسود کی طرح کعبہ معظمہ کا نافع شافع ہونا ثابت با احادیث ہے۔

(۱) ابن عدی و بیہقی نے در شعب الایمان حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ
تعالیٰ ہر دن رات میں بیت اللہ شریف کے لئے ایک سو بیس رحمتیں نازل
فرماتا ہے۔ ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نماز پڑھنے
والوں کے لئے اور بیس اس کو دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔

(۲) ابن مردویہ واصفہانی نے ترغیب وترہیب میں اور دیلمی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن فرشتے کعبہ کو دلہن کی طرح زیب وزینت سے آراستہ کر کے میدان محشر میں لے جائیں گے۔ راستہ میں مجھ سے ملاقات ہو گی۔ تو کعبہ بزبان فصیح کہے گا السلام علیکم یا محمد (ﷺ) میں کہوں گا وعلیک السلام یا بیت اللہ۔ میری امت نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اور تو ان کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ کعبہ کہے گا یا محمد (ﷺ) آپ کی امت میں سے جو زیارت کے لئے آیا میں اس کے لئے کافی و شفیع ہوں۔ آپ ان کے متعلق تسلی رکھیں اور جو میری زیارت کے لئے نہ آیا آپ ان کے لئے کافی و شفیع ہو جائیں۔ (تفسیر فتح العزیز از شاہ عبد العزیز علیہ الرحمتہ 'سورۃ بقرۃ صفحہ ۴۶۳' نزہتہ المجالس صفحہ ۲۸۷)

(۳) کتاب "شرف المصطفیٰ" میں ہے کہ کعبہ خدا تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی اجازت چاہئے گا اور اجازت ملنے پر آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرے گا۔ یا نبی اللہ آپ ان لوگوں کی فکر نہ کریں جس نے میرا طواف کیا جو گھر سے نکلا (لیکن کسی حادثہ کے باعث) میرے پاس نہ پہنچ سکا۔ جس نے مجھ تک پہنچنے کی تمنا کی لیکن کوئی سبیل نہ بن سکی میں ان سب کی شفاعت کروں گا۔

(نزہتہ المجالس صفحہ ۲۸۸' علامہ عبد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ المتوفی ۸۸۴ھ)

☆

مقدس پتھروں سے بنے ہوئے خدا کے گھر کی جب اس قدر معلومات اختیارات اور نفع و فیضان ہے تو محبوبان خدا' حضرات انبیاء و اولیاء (علیہم السلام ورضی اللہ عنہم) کے علم واختیارات اور نفع رسانی وفیض بخشی میں کس مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔ ذالك فضل الله يوتيه من يشاء

☆

(۴) حجر اسود اور کعبہ معظمہ پتھر ہیں۔ اور ان کی فضیلت مذکورہ ماننا ضروری ہے ورنہ گمراہی اور بے دینی کی نشانی یعنی یہ ماننا عین اسلام ہے کہ حجر اسود اور بیت اللہ ہر مومن کا ایمان اور ہر کافر کا کفر جانتے ہیں اور نہ صرف اسے جو ان کو دیکھ آئے یعنی کعبہ معظمہ کو اپنی صورت دکھا آئے بلکہ اسے حجر اسود اور کعبہ معظمہ جانتے ہیں اور نہ صرف بظاہر کو بلکہ اس کے باطن کو بھی کیونکہ ایمان و کفر کا تعلق دل سے ہے۔ اس معنی پر حجر اسود اور کعبہ کی کنکریوں اور ان کے ریزہ ریزہ کے لئے ایمان لانا پڑے گا کہ ان کو کائنات کا ذرہ ذرہ منکشف ہے اور یہ کعبہ معظمہ اور حجر اسود کا کمال کس کا صدقہ ہے۔ یہ ناظرین کی صوابدید پر ہے کہ تسلیم کریں کہ جن کے صدقے ہر صاحب کمال کو کمال نصیب ہے ان کے لئے کوئی ایسا کمال مانے تو بدباطن شرک کا فتویٰ جڑ دے گا حالانکہ یہ مسلم ہے۔

کعبہ بھی انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

(۵) واقعہ گذرا کہ حجر اسود کو ملاحدہ کفار قرمطہ لے گئے۔ اس سے ناقص الفہم اور ضعیف العقل کو جواب سمجھ آجائے گا۔ کسی مذہب کا حرمین طیبین پر قبضہ جمانا اس کی حقانیت کی دلیل نہیں ورنہ یہ قرامطہ نے حجر اسود کو اکھیڑ کر مکہ سے کوسوں دور لے گئے جبکہ حجر اسود حج کے اعلیٰ مناسک میں شامل ہے لیکن اس غسلک میں چالیس سال یا کم و بیش تعطل رہا یعنی حجاج کرام حجر اسود کے بغیر حج ادا کرتے رہے۔ اب اگر ہم گمراہ فرقہ نجدیہ کا تسلط حقانیت کی دلیل نہیں سمجھتے یا ان کو نماز کا امام نہیں بناتے اور جمعہ و عیدین و جماعت پنجگانہ کا عمل تعطل میں ہے۔ کون سا حرج واقع ہو رہا ہے تفصیل فقیر کی کتاب "نزول السکینہ علی من لم یصل خلف امام مکہ والمدینہ" یعنی رسالہ امام حرم اور ہم میں ہے۔

(۶) حجر اسود کو بے دینوں نے اکھیڑا اور پھر سے اسے کعبہ معظمہ سے جدا کر کے دور لے جانے کی ٹھانی اس وقت تو حجر اسود خاموش رہا لیکن بے چارے اونٹوں کا کیا قصور کہ جب اسے ان پر رکھا جاتا تو ان کو مار ڈالتا جیسے کرامت حجر اسود میں ناظرین نے تفصیل سے پڑھا۔ اس واقعہ کو پڑھ کر ملحد اور بے دین کو یقین نہیں آئے گا بلکہ کہے گا یہ دقیانوسی ڈھکوسلے ہیں۔ لیکن

اہل ایمان کو یقین ہے ایسے جیسے اے کعبہ اور حجر اسود کے وجود کا۔

(۷) حجر اسود اور پتھروں کی شکل و صورت میں بظاہر کوئی فرق نہ تھا لیکن حقیقت دونوں کی مختلف تھی اس لئے امتیاز اس وقت ہوا جب آگ نے نہ چھوا۔ ایسے ہی مخالفین کو غلط فہمی ہوئی پتہ چلے گا محشر میدان کی گرمی سے پگھلیں گے۔

(۸) حجر اسود نے آگ سے بچ کر بتادیا کہ جن میں ایمان کی روشنی جگمگا رہی ہے انہیں جہنم کی آگ اثر نہ کرے گی۔

(۹) حجر اسود نے جس اونٹ پر مکہ معظمہ کی واپسی پر سواری کی اس کا حسن و جمال بڑھ گیا۔ ایسے ہی اللہ والوں کی جس پر نگاہ کرم پڑتی ہے وہ سیاہ رو بھی چودھویں کے چاند کو شرما دیتے ہیں۔

فضائل و برکات حجر اسود

☆

حجر اسود کے فوائد و فضائل اور برکات بے شمار ہیں۔ مجملہ چند یہ ہیں:

مقام استجابہ

☆

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کی طرف متوجہ ہو کر اس پر لب اطہر رکھ کر کافی دیر تک گریہ فرماتے رہے پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے

تھے وہ بھی رور ہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر یہاں آنسو خشک ہوتے ہیں
یعنی بکثرت گریہ کیا جاتا ہے۔ (رواہ ابن ماجہ والحاکم)

☆

علماء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کی بے ساختہ آنسو بہہ
نکلیں اس دعا کی مقبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ل مامن احدید
عو عند هذا الركن لاسود الاستحاب الله له (اخرجه القاضي
عیاض فی الشفاء) جو بھی اس حجر اسود کے قریب دعا کرتا ہے تو اس کی دعا
قبول ہوتی ہے۔

رحمت حق سے مصافحہ

☆

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرمایا کہ من
فاوض الحجر الاسود فانما فاوض يدالرحمته (ذكر العلامه
ابن جماعہ) جو حجر اسود کو لمس کرتا ہے تو بے شک رحمت سے ہاتھ ملاتا ہے۔

☆

حجر اسود کو ہاتھ لگانا اللہ تعالیٰ سے ہاتھ ملانا ہے اور رحمت سے ہاتھ
ملانے کے بعد آتش جہنم کا تصور کیا۔

حضور علیہ السلام کی بیعت

☆

(۴) قال عليه السلام الحجر الاسود يمين الله في ارضه
فمن يدرك بيعته النبي صلى الله عليه وآله وسلم فمسح
الحجر فقد بايع الله ورسوله (الجز اللطيف)
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کا
دایاں ہاتھ ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور پھر اس نے
حجر اسود کو ہاتھ لگایا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت
کی۔

☆

اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے اور اس کے اپنے بندوں سے ملاقات کا
طریقہ بتایا ہے۔ سب سے اعلیٰ طریقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
زیارت ہے لیکن وہ تو خوش قسمتوں کو نصیب ہوئی۔ اب اس کا طریقہ حجر اسود
کو بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا ہے۔ لیکن موسم حج میں بھی یہ مشکل ہو جاتا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا کہ دور سے اس کی طرف
اشارہ کرلو تو گویا تم اللہ تعالیٰ سے ہاتھ ملا چکے۔
اعتراض :------ روایات سابقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حجر اسود بہشتی پتھر
ہے لیکن اس کے برعکس حضرت امام محمد ابن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

حجر اسود کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بے شک حجر اسود ان وادیوں میں سے کسی ایک وادی کا ہے یہ اختلاف و تناقص ہے روایت کے خلاف۔ امام محمد بن الحنفیہ سے کیسے منقول ہوا۔

جواب :-----امام ابن قطبہ یہی سوال خود لکھ کر خود جواب لکھتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ کوئی قباحت نہیں کہ ابن الحنفیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مخالفت کریں (کیونکہ صحابہ کرام کا اختلاف ہوتا رہا ہے) ہاں حجر اسود کے بارے میں بات ابن عباس کے حق ہے اس لئے کہ انہوں نے حضور علیہ اسلام سے سن کر کہا ہے اس لئے کہ ایسی باتیں محالات سے ہیں کہ صحابی از خود کہیں ہاں ابن الحنفیہ نے جو فرمایا ہے وہ انکار اپنا گمان ہے۔ انہیں یہ خیال ہوا کہ جیسے کعبہ کی تعمیر کی دوسری اشیاء یہاں کی ہیں تو یہ پتھر (حجر اسود) بھی اسی دنیا کا ہے حالانکہ ابن عباس کے قول کی تائید احادیث سے اور بہت روایات دلیل ہیں اس بات کی کہ وہ بہشتی پتھر ہے۔

اعتراض :----- تم احادیث سے ثابت کر آئے ہو کہ یہ حجر اسود بہشت سے آیا ہے کیا بہشت میں پتھر ہیں۔ (ابن قتیبہ دینوری تاویل مختلف الحدیث)

جواب :----- مسلمان کو جب بتایا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تو پھر اس کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے لگ جائے تو وہ مسلمان نہ ہوا دہریہ ہوا (کمیونسٹ) اس کے باوجود بھی ہم کہتے ہیں کہ بہشت کی جملہ اشیاء نور ہیں لیکن ان اشیاء کے اسماء یہی ہیں جنہیں ہم دنیا میں جانتے ہیں اور وہ بھی صرف انسان کی عقل و فہم کے مطابق ان اسماء سے تعبیر کیا

جائے کہ ان کی حقیقت بھی ایک ہو۔ (والتفصیل فی المطولات)

اعتراض :----- تم کہتے ہو کہ یہ پتھر سفید تھا اسے مشرکین نے سیاہ کر دیا تو چاہئے جب وہ لوگ اسلام لے آئے تو یہ پتھر اپنی اصلی حالت پہ آجاتا؟

جواب :----- عقلی ڈھکوسلہ مسلمان کو لائق نہیں۔ ہم نے جس طرح حضور علیہ السلام سے سنا اس طرح مانا۔ ہاں اس کا اصلی حالت پر نہ ہو جانا عبرت کے لئے ہے کہ کفر و شرک ایسی بری بلا ہے کہ وہ اعلیٰ شے کو بھی خراب کر ڈالتی ہے۔

اعتراض :----- تم کہتے ہو کہ یہ حجر اسود اللہ کا داہنا ہاتھ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی توہین ہے کہ اسے انسانوں سے تشبیہ دی جائے۔

جواب :----- ایسے مضامین متشابہات سے ہیں اور نہ صرف یہی حجر اسود کی روایات بلکہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بے شمار ایسے مضامین موجود ہیں تو جو جواب ان متشابہات کے بارے میں ہو وہی یہاں ہوگا۔

-----امام ابن قتیبہ دینوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا جواب لکھا ہے جس میں قطع نظر متشابہات کے ایک گونہ عقلی دلیل بھی ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ تمثیل کے طور پر ہے اس کی اصل یہ ہے کہ بادشاہ جب کسی شخص سے مصافحہ کرتا تھا وہ شخص بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دیتا تھا۔ پس گویا حجر اسود اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا ہے جیسے داہنا ہاتھ۔ بادشاہ کے لئے جو ہاتھ سے مس کیا جاتا ہے اور منہ سے بوسہ دیا جاتا ہے اور مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب بنی آدم سے عہد لیا اور ان

کی جانوں پر گواہ بنایا یعنی کہا الست بربکم جواب میں انہوں نے کہا کہ بلی (ہاں) تو اس کو حجر اسود میں قرار دیا اور فرمایا کہ تم نے نہیں سنا جب وہ اسکو بوسہ دیا کریں گے تو کہیں کہ ایمانا بک ووفاء بعھدک یعنی ہم نے تیرا عہد پورا کیا بے شک تو ہمارا رب ہے اور یوں ہے کہ جاہلیت نے البتہ اس کو بوسہ دیا اور مشرک تھے۔ اس کو حق کے ساتھ بوسہ نہ دیا کیونکہ وہ کافر تھے۔

عجائبات حجر اسود

☆

صبح کے وقت حجر اسود کے نزدیک دعا مانگی جائے مستجاب ہوتی ہے۔ بی بی حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے دوران گھر لے جا رہی تھی، طواف کعبہ کا خیال آیا، میں آپ کو اٹھا کر حرم کعبہ میں لے گئی طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے حجر اسود کو بوسہ دینا چاہا تو حجر اسود اپنی جگہ سے حرکت کر کے حضور علیہ السلام کی طرف بڑھا یہاں تک کہ اس نے آپ کے چہرہ اقدس کے ساتھ بوسہ لینا شروع کر دیا۔

(تفسیر مظہر، صفحہ ۸۲۵، ج ۶)

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انی لاعرف حجر المکتہ کان یسلم علی (رواہ مسلم) میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھ پر سلام عرض کرتا تھا۔

اس کی شرح میں صاحب نسیم الریاض رحمتہ اللہ نے لکھا کہ یعنی کہنا السلام علیک یا رسول اللہ وغیرہ بعض نے کہا یہ حجر اسود تھا۔ امام سہیلی وغیرہ نے فرمایا مسندات میں مروی ہے کہ یہ پتھر حجر اسود تھا اور یہی صحابہ و تابعین وغیرہ سے منقول ہے۔

امام بیہقی اور اکثر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ حجر اسود مراد ہے الکلام المبین صفحہ ۱۳۶ مصنف مولانا عنایت احمد کوری صاحب علم الصیغہ۔

اعتراض :---- بعض نے کہا یہ اور پتھر تھا جو نجدیوں کے دور تک مکہ معظمہ کے ایک کوچہ میں موجود رہا۔ چنانچہ مولانا عنایت احمد کوروی فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا کہ ایک اور پتھر ہے کہ اب تک مکے میں موجود ہے اس کوچے میں جسے زقاق المرفق کہتے ہیں اور اس میں اثر (انشان) ہے مرفق (کہنی) شریف کا اور لوگ اس کی زیارت کیا کرتے ہیں۔ ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہ بات مکے میں قدیم سے بزرگوں سے متوارث ہے۔

(الکلام المبین، صفحہ ۱۳۶)

جواب :---- یک نقد دو شد والا معاملہ ہوا کہ حجر اسود کے علاوہ ایک اور پتھر کا ثبوت ملا جو حضور علیہ السلام کو سلام عرض کرتا ہے اور اس پر حضور علیہ السلام کی کہنی مبارک کا نشان بھی تھا وہ چونکہ ایک کوچہ میں معروف تھا اس لئے لوگ اسے متبرک و مقدس سمجھ کر زیارت کے لئے حاضر ہوتے۔ نجدیوں کی بدقسمتی ہے کہ آتے ہی متبرکات کو ختم کر ڈالا ورنہ آج ہم مخالفین کو بھی دکھاتے کہ یہ پتھر مبارک ہماری طرح عرض کرتا السلام علیک یا رسول

اللہ۔ اس پتھر کا قول جن حضرات نے کیا تو انہوں نے اس سے سلام سنا۔ جنہوں نے حجر اسود سے سنا انہوں نے حجر اسود کی تصریح کی اس میں کون سی منافات ہے۔ اعتراض تب ہوتا جب یہ دوسرا گروہ حجر اسود کا انکار کر کے اس دوسرے پتھر کے قول پر زور دیتے۔

یہ صرف سننے کے بعد نقل کی بات ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مکے شریف کا ہر پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرتا تھا۔ چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھا۔ ایک مرتبہ آپ اطراف مکہ میں سے کسی طرف نکلے اور میں حضور کے ہمراہ تھا تو میں نے اس راستہ میں یہ دیکھا کہ جو پہاڑ یا درخت سامنے آتا تھا وہ یہ کہتا تھا ”السلام علیک یا رسول اللہ“

(رواہ الترمذی)

نوٹ : روایت مسلم میں جس پتھر کا ذکر ہے وہ راجح قول میں حجر اسود ہے۔ دوسرا مرجوح سہی لیکن حق جیسے اوپر مذکور ہوا۔ اس کی مزید تفصیل ”حجر اسود بھی غلام رسول ہے“ میں آگے آئے گی۔

پتھر متبرک

☆

تاریخ مکہ میں ہے ’اس سنگ مبارک کو مس کرنا جو مکہ مکرمہ کے کوچہ زقاق الحجر میں حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

دولت خانہ کی راستہ میں ایک دیوار میں نصب ہے۔ لوگ اس حجر شریف پر ہاتھ پھیر کر برکت حاصل کرتے اور زیارت کرتے ہیں۔ امام ابن الحجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ وہی پتھر ہے جو قبل نبوت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کیا کرتا تھا کہ اس حجر پر یہ دو شعر مکتوب ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ میں وہی پتھر ہوں جو ہمیشہ حضرت خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کیا کرتا تھا تو میرے لئے بشارت ہے میں نے صاحب معالی سے فضیلت پائی اور میں باوجود پتھر ہونے کے اس فضیلت سے ممتاز ہوا اور اسی کوچہ میں اسی حجر شریف کے سامنے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنی مبارک کا نشان ہے۔ مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے اور اس دیوار سے تکیہ لگا کر دو مرتبہ یا ابوبکر فرما کر پکارا۔

☆

اس سے معلوم ہوا کہ حجاز مقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریف موجود تھے۔ اور وہابیوں کا یہ کہنا باطل ہے کہ وہاں آثار مبارکہ کا نام ونشان نہیں نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ بندگان خدا ان آثار کی زیارت اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے اور علماء دین اس کو سند بتاتے ہیں اس سے وہابی کے اس قول کا بطلان ظاہر ہے کہ آثار کی نمائش ناجائز ہے۔ یہ بھی

ثابت ہوتا ہے کہ کسی اثر کے ثبوت کے لئے اس قدر کافی ہے کہ مسلمانوں میں اس کی زیارت کارواج رہا ہے۔ امام ابن حجر مکی نے اسے دلیل قرار دیا ہے۔

☆

دیوبندی مودودی وغیرہ چونکہ نجدی محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار ہیں اسی لئے عموماً تبرکات کو حرام اور ناجائز کہنا ان کا شعار ہے یہی وجہ ہے کہ وہ تبرکات جو مدینہ وطیبہ ومکہ معظمہ میں صدیوں سے مشہور و معروف تھے اکثر نجدی حکومت نے مٹا دیئے۔ مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب "البرکات فی تبرکات" میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆

ایک مرد و عورت کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ان کے ہاتھ حجر اسود کو چمٹ گئے۔ قریب تھا کہ انہیں کاٹ دیا جاتا لیکن حضرت امام زین العابدین نے ان کے ہاتھوں پر ہاتھ پھیرا تو ان کے ہاتھ چھوٹ گئے اور وہ بعافیت یہاں سے چلے گئے۔ (ف) معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کسی غلطی سے یہاں پھنسے۔

احکام حجر اسود

☆

ہر طواف فرضی ہو یا نفلی کا آغاز حجر اسود سے ہوتا ہے۔ طواف سے پہلے دوگانہ پڑھ کر اگر مکروہ وقت نہ ہو نیت طواف کے بعد طواف، حجر اسود

سے شروع کریں۔

حجر اسود کی طرف بڑھتے وقت یہ دعا پڑھیں

☆

اللهم انت السلام ومنك السلام واليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام وادخلنا دارالسلام تبارك ربنا و تعالت يا ذاالجلال والاكرام اللهم زدبيتك هذا تعظيما و تشريفا ومهاية وزد من تعظيمه و تشريفه من حجة و عمرة تعظيما و تشريف ومهاية

"اے اللہ تو سلامتی کا مالک ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہوتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔ اے رب ہمارے ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں سلامتی کے گھر جنت میں داخل فرما۔ اے ہمارے رب تو بڑی برکت والا ہے اور بڑی بلندی کا مالک ہے اے جلال اور بزرگی کے مالک۔ اے اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم اور شرافت حج اور عمرہ سے اور زیادہ بڑھا۔"

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت دعا

☆

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اغفرلي زنوبي وطهر لقلبي لي امري وعافتي في من عافيت

"اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر دے اور سینے کی گرہوں کو کھول دے اور میرا ہر کام آسان کر دے اور مجھے بھی عافیت دے ان لوگوں کی طرح جن کو تو نے عافیت دی ہے۔"

حجر اسود کو چومنا

☆

خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جاتا ہے۔ اس کو بوسہ دینا سنت ہے۔ اگر منہ وہاں تک نہ پہنچ سکے تو ہاتھ سے چھونا ہی کافی ہے اور اگر بھیڑ زیادہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا مسنون ہے۔ نبی کریم نے اپنی اونٹنی پر طوف کیا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ حجر اسود کو لگا کر اسے چوم لیتے تھے۔

اکثر حاجی اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ خواہ کچھ بھی صورت حال ہو کتنا ہی ہجوم ہو بوسہ دینے کی خاطر اس تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ انہیں یہ احساس نہیں رہتا کہ جس کام کے لئے ہم سینکڑوں مسلمانوں کو تکلیف پہنچا رہے ہیں وہ ضروری نہیں بلکہ اس سے دوسرے مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

عورتوں کے لئے خاص طور پر یہی حکم ہے کہ وہ دور سے اشارے کے ذریعے بوسہ دیں۔ اس دھکا پیل میں گھسنا تو بالکل ہی ناجائز ہے۔ شریعت

نے آپ پر لازم نہیں کیا ہے کہ آپ ضرور حجر اسود کو بوسہ ہی دیں۔ یہ کام اگر مزاحمت کے بغیر ہو سکتا ہے تو بیشک آگے بڑھ کر بوسہ دیں ورنہ ہر چکر کے خاتمے پر حجر اسود کے سامنے پہنچ کر اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا اور اپنے ہاتھ ہی کو چوم لینا شرعاً جائز ہے۔

رکن یمانی سے حجر اسود تک کی دعا

☆

رکن یمانی پر پہنچ کر آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھئے۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وادخلنا الجنۃ مع الابرارہ یا عزیز یا غفار یا رب العلمین

"اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑی بخشش والے، اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دور ہی سے پڑھئے:

بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

حجر اسود بھی غلامِ رسول ہے

☆

مسلم شریف میں ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی لا عرف بکۃ کان یسلم علی۔ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام عرض کرتا تھا۔

صاحب نسیم الریاض شہاب الدین خفاجی حنفی رحمتہ اللہ علیہ شرح شفاء میں لکھتے ہیں:

ای یقول السلام علیک یا رسول اللہ و نحوہ قلیل هو حجراسود فقد قال السهیلی وغیرہ زوی فی المسندات هذا الحجراسود و هذا هو الماثور۔ یعنی کہتا السلام علیک یارسول اللہ اور اس جیسے دیگر الفاظ بعض نے کہا کہ یہ حجر اسود تھا۔ امام سہیلی وغیرہ نے فرمایا کہ مسندات میں مروی ہے کہ یہ حجر اسود تھا۔ یہی صحابہ و تابعین سے منقول ہے۔

☆

امام بیہقی اور اکثر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ حجر سے حجر اسود مراد ہے۔ (الکلام المبین ۱۳۶ مصنفہ صاحب علم الصیغہ)

☆

محدثین کرام فرماتے ہیں کہ پتھر بھی حضور علیہ السلام کو سلام

عرض کرنے کو فخر محسوس کرتے ہیں وہ امتی بد قسمت ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے صلوٰۃ و سلام سے گھبراتا ہے۔

☆

حیرانی ہے کہ مخالفین کو حجر اسود کے سلام عرض کرنے سے انکار کیوں ہے جبکہ ترمذی شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام کو مکہ معظمہ کا ہر جبل اور ہر حجر و شجر سلام عرض کرتا تھا۔ مخالف لکیر کے فقیر ہیں "لا تقرولا تنفع" کے لفظ سے بغلیں بجائیں اسکی حقیقت سے محروم رہے کون نہیں جانتا کہ حضور علیہ السلام کا ہر عمل خالی از نفع نہیں ہوتا آپ نے جو اس پتھر کو چوما آپ کا چومنا نفع سے تھایا نقصان سے یابالکل عبث نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نقصان ضرر اور عبث فعل کا تصور کفر ہے تو لامحال ماننا پڑے گا کہ آپ کا چومنا مبنی بر نفع تھا اگرچہ مقصد اجر و ثواب تو پھر حضرت عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کا لا تنفع کہنا اسی معانی پر کیوں نہ محمول کیا جائے جو ہم نے عرض کیے ہیں اگر وہی معانی مراد نہ لئے جائیں تو شیخین رضی اللہ عنہما پر وہی اعتراض پیدا ہوتا ہے جو فقیر نے عرض کیا ہے اور وہ حضرات ایسی تہمت سے پاک تھے۔

(۱) حجر اسود بھی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں ایک ہے نے آپ کے صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کی دولت ملی۔

(۲) حجر اسود کی حقیقت نور ہے اور ظاہراً پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

(۳) اس میں شفاء ہے اور یہ دافع البلاباذن اللہ ہے۔

(۴) یہ پتھر جنت سے لایا گیا ہے۔

(۵) کئی سال یہ کعبہ شریف سے جدا کیا گیا قرامطہ اسے اٹھا کر لے گئے اللہ کی قدرت ہے کہ وہ قرامطہ کو مٹا دیتا لیکن ان کے حال پر چھوڑا اس میں حکمت تھی۔ یہی حال آج کل نجدیوں کے حرمین پر قبضہ کا ہے۔

(۶) حجر اسود صاحب کرامات ہے۔

(۷) قیامت میں ہر انسان دیکھے گا کہ حجر اسود کی آنکھیں بھی ہوں گی اور زبان بھی۔

(۸) قیامت میں ہر حاجی بوسہ دینے والے کی گواہی دے گا اور اس کی شفاعت کرے گا بلکہ ہر مومن کے ایمان کی اور کافر کے کفر کی گواہی دے گا۔ (کنز العمال وغیرہ)

مسلمانو سوچو ایک پتھر ہر حاجی اور ہر مومن اور ہر کافر کو جانتا ہے اس پر مخالفین کو تو انکار نہیں اگر انکار ہے تو اپنے نبی علیہ السلام کے علم سے تو پھر مجھے حق پہنچتا ہے کہ کہہ دوں کہ انہیں پتھر پر ایمان ہے ہمیں پیغمبر (ﷺ) پر۔

ایک اہم انکشاف

☆

دیوبندی وہابی ہمیشہ قبور اور مزارات کے قرب میں مساجد کو ڈھا

دینے پر کمر بستہ رہتے ہیں اور وہ جس حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں اس کے جوابات فقیر نے رسالہ "قبہ جات" میں لکھ دیئے ہیں۔ یہاں صرف اتنا انکشاف مطلوب ہے کہ کعبہ معظمہ کے گرد بالخصوص حجر اسود اور زمزم کے درمیان ستر انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے لمعات شرح مشکوٰۃ صفحہ ۵۲ جلد ۳ میں لکھتے ہیں کہ:

اور اس سے وہ صورت خارج ہو گئی جس میں کسی نبی یا صالح کے پاس اس لئے مسجد بنائی جائے لیکن مقصود قبر کی تعظیم اور اس کی طرف منہ کرنا نہ ہو بلکہ غرض یہ کہ صاحب قبر سے مدد حاصل کی جائے تاکہ اس پاک روح کے قرب کی وجہ سے عبادت مکمل ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ روایات میں آیا ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی قبر حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے ہے اور حطیم کے پاس حجر اسود اور زمزم کے درمیان ستر انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں اسکے باوجود وہاں نماز پڑھنے سے کسی نے منع نہیں کیا۔ اس مسئلہ میں تمام شارحین نے ایسے ہی گفتگو کی ہے چند ایک شروح معہ صفحہ ملاحظہ ہو:

(۱) مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ 219 جلد ۲)

(۲) شرح مسلم از قاضی عیاض بحوالہ مرقات صفحہ ۲۰۲ جلد ۲)

(۳) مجمع بحار الانوار صفحہ ۱۰۴ جلد ۳)

(۴) امام تورپشتی شرح مشکوٰۃ بحوالہ لمعات صفحہ ۵۲ جلد ۳)

☆

یادرہے کہ حجر اسود حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی غلاموں سے ہے بایں معنی وہ بھی آپ کا ایک امتی ہے کیونکہ بالاتفاق حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے نبی و رسول ہیں یہاں تک کہ آپ نبی الانبیاء ہیں۔ آپ نے خود ارشاد فرمایا کہ میں تمام مخلوق کا رسول ہوں۔ بلکہ حجر اسود کی جملہ برکات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا عطیہ ہیں اس لئے کہ آپ رحمتہ اللعالمین ہیں۔ کما قال تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمتہ للعالمین۔ اس معنی پر حجر اسود پر حق ہے کہ وہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو نیازمندانہ سلام عرض کرے اور یہی حق ہے اگر کسی کا دل نہیں مانتا تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس کے ایمان میں خلل اور نقصان ہے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ ایک ادنیٰ کمال سمجھتے ہیں کہ اللہ نے انہیں ایک سے بڑھ کر ایک بہت بڑے بڑے کمالات سے نوازا ہے۔

واللہ اَعلَم بالصواب۔

مدینے کا بھکاری فقیر قادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

۱۴۱۱ھ

بہاولپور پاکستان